جمال الاولیا



حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی

قال اللہ تعالیٰ

كلما دخل عليها زكريا المحراب وجد عندها رزقا قال يمريم انى لك هذا قالت هو من عند الله ط ان الله يرزق من يشاء بغير حساب

آیت بالا سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ سے کرامتوں کا صدور ہوتا ہے اور ذکر فرمانے سے معلوم ہوا کہ کرامات کا ذکر کرنا منافع دینیہ کیلئے مطلوب ہے اور مقصود یعنی تحصیل رضا و تقویت ایمان ہے معین مجھی گئی کتاب

جمال الاولیاء

ترجمہ کتاب لامع علامات الاولیاء جو تلخیص ہے جامع کرامات الاولیاء مؤلفہ شیخ یوسف بن اسمٰعیل بنہانی کی جس کی تالیف کا اختتام ۱۳۲۴ھ میں ہوا۔ اور ۱۳۲۹ھ میں مصر میں طبع ہوئی ہے۔

جس کے معتدبہ حصہ کی تلخیص ایک خاص معیار پر

حضرت اقدس حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام فیوضہم نے فرمائی اور حضرت دام ظلہم العالی کے ارشاد سے بقیہ کتاب کی تلخیص اسی معیار پر اور کل کا ترجمہ احقر جمیل احمد تھانوی نے کیا۔

(منگانے کا پتہ)

مکتبہ اسلامیہ بلال گنج لاہور

قیمت 90 روپے

کرامات اولیاء معجزات انبیاء کا تتمہ ہوتی ہیں اسکے معنے یہ ہیں کہ جب کسی (نبی کی امت میں کے) اولیاء سے اُس نبی (کی وفات) کے بعد کوئی کرامت ظاہر ہوتی ہے تو یہ کرامت اُسکے نبی کے معجزات کا تتمہ ہوتی ہے (کیونکہ اس ولی کو جو کچھ فیض حاصل ہوا ہے وہ اس نبی سے ہی ہوا ہے اور اُسکے ہاتھ پر جو خرق عادت ظاہر ہوا ہے چونکہ وہ اسی نبی کے فیض کی وجہ سے ہے تو وہ بھی نبی سے ہی ظاہر ہوا ہے ہاں بلا واسطہ نہیں ہوا بلکہ اس ولی کیواسطہ سے ہوا ہے تو جو خرق عادت نبی سے ظاہر ہوا تھا وہ معجزہ بلا واسطہ ہے اور جو خرق عادت اُسکے فیض یافتہ ولی سے ظاہر ہوا ہے وہ بھی اُسی کا معجزہ مگر معجزہ بالواسطہ ہے اسلئے ولی کی کرامت اُسکے نبی کا معجزہ بالواسطہ یا یوں کہئے کہ تتمہ معجزہ ہے) اسی طرح اس اُمت کے نیک بندوں کی کرامتیں بھی اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کے تتمے ہیں اور اولیائے امت رحمہم اللہ تعالیٰ کا وجود حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ رہنے والے معجزات ہیں کہ انہی کی برکت سے لوگوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں انہی کی بدولت شہروں سے بلائیں دفع کیجاتی ہیں انہی کی دعاؤں سے حق تعالےٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور انہی کے وجود کی برکات سے عذاب دفع کئے جاتے ہیں۔

جامع کتاب فقیر یوسف نبہانی عرض کرتا ہے کہ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اولیاء کی کرامتیں (بہ نسبت دوسری امتوں کے) بہت زیادہ ہیں اسکی حکمت کیا ہے تو حقیقت حال تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے بظاہر یہ ہے کہ معجزوں کی کثرت سے حیات میں بھی اور بعد وصال بھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا سید الانبیاء ہونا ظاہر کرنا ہے (کہ تمام انبیاء کے معجزات بواسطہ یا بلاواسطہ جسقدر ہوئے ہیں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات بواسطہ و بلاواسطہ اُن سب سے اُسی قدر زیادہ ہیں جسقدر حضور کا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اسلئے معجزوں کی زیادتی مرتبہ کی زیادتی کو ظاہر کرتی ہے) ایک وجہ اولیاء امت محمدیہ کی کرامتوں کے زیادہ ہونے کی یہ بھی ہے کہ چونکہ حضور خاتم النبیین محبوب العلمین ہیں اور آپ کا دین قیامت تک باقی رہنے والا ہے اسلئے اسباب تصدیق کی ضرورت بھی عرصہ دراز (بلکہ قیامت) تک رہیگی اور اسباب تصدیق رسالت میں سے قوی اسباب کرامات اولیاء بھی ہیں جو درحقیقت حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی معجزے ہیں اور یہ اُس سید المعجزات قرآن مجید کے علاوہ ہیں جو بہت سے کھلے کھلے معجزوں کا جامع خدائے قدوس کا کلام قدیم سراپائے حکمت کہ جسکے سامنے سے باطل آسکتا ہے نہ پیچھے سے او حکمت والی ذات کا نازل کیا ہوا ہے۔ اور اُن

علامات قیامت کے بھی علاوہ ہیں جنکا ظہور کے بعد دیگرے حسب ارشاد حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہوتا رہے گا اور انہی کرامتوں کی وجہ سے یہ کیفیت ہے کہ گویا حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے درمیان تشریف فرما ہیں اور لوگ وصال کے بعد حضور کے معجزات کا ایسا ہی مشاہدہ کر رہے ہیں جیسا کہ حیات شریفہ میں کرتے تھے۔ تاکہ جو لوگ ایمان لاچکے ہیں اُن کے ایمان میں ترقی و قوت ہو اور جو لوگ اب تک ایمان سے مشرف نہیں ہوئے ان میں سے جسے چاہیں اللہ تعالیٰ ہدایت بخشدیں، کرامتوں کا کثرت سے صادر ہوتا اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور کی امت میں اولیاء اللہ کی کثرت ہو اور اولیائے کرام کی تعداد جیسے کہ شیخ اکبر سلطان العارفین سیدی محی الدین بن عربی وغیرہ نے اُس حدیث سے جو اس باب میں وارد ہوئی ہے سند حاصل کر کے اور کشف صحیح سے معلوم کر کے بیان فرمایا ہے ہر زمانہ میں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعداد کے موافق ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوتی ہیں اور ظاہر ہے کہ ان حضرات کے ہاتھوں پر کسقدر کرامتیں ظاہر ہوتی ہونگی اور چونکہ سب کی سب کرامتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے ہی ہیں اسلئے ان کی وجہ سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزے روز بروز حد شمار سے زیادہ بڑھتے رہتے ہیں۔

کرامتوں کے بیشمار اور عرصہ دراز تک ہونیکی جو وجہ میں نے بیان کی ہے دراصل یہی اصلی سبب ہے، کہ صحابہؓ کے ہاتھوں پر بہ نسبت بعد کے اولیاء اللہ کے کرامتیں کم ظاہر ہوئی ہیں کیونکہ دین کی صحت کا ثبوت مومنین کے ایمان کی ترقی اور غیر مومنین کی ہدایت صحابہؓ کے زمانہ میں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن معجزوں سے ہی حاصل ہوجاتی تھی جنکو یہ حضرات ہر وقت مختلف انواع سے مشاہدہ کرتے رہتے تھے اسلئے گو حضرات صحابہؓ کی کرامتیں بھی اور اولیاء کی کرامتوں کی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہی شمار ہوتی تھیں لیکن انکی ضرورت بہ نسبت بعد کے اولیاء کی کرامتوں کے کم تھی۔

علامہ تاج الدین سبکی رحمہ نے بھی طبقات میں بیان کیا ہے کہ اگر تم یہ سوال کرو کہ یہ کیا بات ہے کہ صحابہ کے زمانہ میں ان کی کرامتیں گو فی نفسہ ثابت ہیں لیکن ان کرامتوں کی بہ نسبت جو انکے بعد کے اولیاء کے ہاتھوں پر ظاہر ہوئی ہیں بہت کم ہیں تو پہلا جواب تو وہ ہے جو حضرت امام جلیل المرتبت احمد بن حنبل رحمہ نے اس سوال کا عنایت فرمایا تھا کہ اس زمانہ کے لوگوں کے ایمان خود بہت قوی تھے انکو کسی ایسی بات بھی کی ضرورت نہ تھی جس سے ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہو اور دوسرے لوگ جو اپنے زمانوں میں ضعیف